نظم المفتی

تسہیل و تفہیم

عقود رسم المفتی

فقیہ فقہاء العصر حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومی صاحب مد ظلہ
مفتی شہر آگرہ

فیضانِ حضرت گنگوہی رح

شائع کردہ

محمد عبدالقدوس خبیب رومی مفتی مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

ملنے کا پتہ:- دارالافتاء ۹/۲۲۳ محلہ مفتی شہر سہارنپور (یوپی)

Scanned by CamScanner

مفتی کے واسطے ہے یہ رہنمائے افتا
پیش نظر جو رکھے مفتی وہی ہو یکتا

رسم مفتی جو نظم شامی ہے
اب وہ اردو میں نظم رومی ہے

نَظْمُ الْمُفْتِی

تسہیل و تفہیم

عُقُوْدُ رَسْمِ الْمُفْتِی

از

فیضانِ حضرت گنگوہی رح

فقیہ فقہاء العصر حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومی صاحب مدظلہ

شائع کردہ
محمد القدوس خبیب رومی مفتی مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

★

ملنے کا پتہ:- دارالافتاء ۲۳۹ محلہ مفتی شہر سہارنپور (یوپی)

Scanned by CamScanner

رائے گرامی

مخدومی حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مدظلہ

ناظم اعلیٰ و مفتی اعظم مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

اصول افتاء میں حضرت علامہ محمد امین ابن عابدین شامیؒ کا رسالہ شرح عقود رسم المفتی،، نظم و نثر عربی میں اپنے موضوع پر جامع اور منفرد ہے۔اسی بنا پر ہمارے مرکزی دینی مدارس کے شعبہ افتاء میں داخل نصاب ہے، اس کی متعدد شروح و حواشی عربی واردو نثر میں آچکی ہیں، مگر نظم جو خاص کشش رکھتی ہے اور طلبہ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتی ہے اس صنف میں اب تک اس کا ترجمہ (میرے علم کی حد تک) اردو میں نہیں ہوا تھا، مقام مسرت ہے کہ مظاہر علوم کے اکابر افاضل میں سے ہمارے مخدوم و محترم حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب رومی مدظلہ العالی نے عقود رسم المفتی کو سامنے رکھتے ہوئے تسہیل و تفہیم کے ساتھ منظوم اردو ترجمانی فرمائی ہے،(۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو گوناگوں صفات (علمی تحقیقی، اور فقہی وادبی) سے نوازا ہے وہ نہایت خوبی اور سلیقہ کے ساتھ عربی وفارسی مصطلحات اور اشعار کو اردو نثر و نظم میں منتقل کرنے کا ملکۂ تامہ رکھتے ہیں جو ہمارے اس دور میں مفتی صاحب موصوف ہی کا حصہ ہے، **ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء**، اللہ تعالیٰ اصل منظومۂ شامی کے ساتھ ساتھ منظومہ رومی کو بھی مقبولیت و دوام بخشے۔ آمین مظفر حسین المظاہری ۲۹ ر ۲ ر ۱۴۲۳ھ

(۱) امسال جو طلبہ مشق افتاء کیلئے دارالافتاء مظاہر علوم (وقف) سہارنپور میں داخل ہیں انکی خواہش پر احقر نے حضرت والد صاحب دامت برکاتھم سے فرمائش کی اللہ تعالی ان طلبہ کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ یہ یادگار کام انکی تحریک پر ہوا۔

احقر محمد القدوس غفرلہ ۲۹ / ۱ / ۲۲ھ

الحمدللہ کہ آج مورخہ ۱۲ / ۱۴۲۲ھ مطابق ۷ ارفروری ۲۰۰۲ء کو نظم المفتی مکمل ہوئی۔ (رومی)

سند انتساب

مادر علمی مظاہر علوم (۱) سہارنپور کے وہ اساتذۂ کرام ومشائخ عظام جن کے علمی وعملی تصلب اور تفقہ فی الدین کی برکت سے مظاہر علوم کے منتسبین میں جامع شریعت وطریقت فکر ومزاج برقرار رہا۔

☆ مؤسس مظاہر علوم حضرت مولانا محمد سعادت علی صاحب فقیہ سہارنپوریؒ

☆ حضرت شیخ الحدیثِ اول مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ

☆ حضرت صدر المدرسین اول مولانا محمد مظہر صاحب محدث نانوتویؒ

☆ حضرت فقیہ النفس مولانا خلیل احمد صاحب محدث انبیہٹویؒ

☆ حضرت شیخ الاسلام استاذنا مولانا حافظ عبداللطیف صاحب پورقاضوی علیہم الرحمۃ (۲)

بہ فیض حضرت اسعدؔ ہے یہ سخن گوئی
نہیں تو رومیؔ ہے کیا؟ اسکی گفتگو کیا ہے

خاکپائے اساتذۂ کرام

عبد القدوس رومیؔ

---

(۱) یادگار اسلاف کی یہ مدرسہ ہے بالیقیں
وقف ہے یہ اور خود ہے وقف بہر علم دیں

(۲) مظاہر علوم کی سند افتاء بھی یہی ہے (مجد)

عقود رسم المفتی

عمدة الفقهاء المتأخرين حضرت علامه محمد امين ابن عابدين الحنفی الشامیؒ

(١) بِاسمِ الإلٰهِ شَارِعِ الْاَحْكَام — مَعَ حَمْدِهٖ اَبَداً فِیْ نظَامی

(٢) ثُمَّ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ سَرْمَدًا — عَلٰی نَبِیٍّ قَدْ اَتَانَا بِالْهُدیٰ

(٣) وَآلِهٖ وصَحْبِهِ الْكِرَام — عَلٰی مَمَرِّ الدَّهْرِ وَالْاَعْوَامِ

(٤) وَبَعْدُ فَالْعَبْدُ الْفَقِيْرُ الْمُذْنِبُ — مُحَمَّدُ بْنُ عَابِدِيْنَ يَطْلُبُ

(٥) تَوْفِيْقَ رَبِّهِ الْكَرِيْمِ الْوَاحِدِ — وَالْفَوْزَ بِالْقُبُوْلِ فِی الْمَقَاصِدِ

(٦) وَفِیْ نِظَامِ جَوْهَرٍ نَضِيْدٍ — وَعِقْدِ دُرٍّ بَاهِرٍ فَرِيْدٍ

(٧) سَمَّيْتُهٗ عُقُوْدَ رَسْمِ الْمُفْتِیْ — يَحْتَاجُهُ الْعَامِلُ اَوْمَنْ يُفْتِیْ

(٨) وَهَا اَنَا اَشْرَعُ فِی الْمَقْصُوْدِ — مُسْتَمْنِحًا مِنْ فَيْضِ بَحْرِ الْجُوْدِ

(٩) اِعْلَمْ بِاَنَّ الْوَاجِبَ اتِّبَاعُ مَا — تَرْجِيْحُهٗ عَنْ اَهْلِهٖ قَدْ عُلِمَا

(١٠) اَوْكَانَ ظَاهِرَ الرِّوَايَةِ وَلَمْ — يُرَجِّحُوْا خِلَافَ ذَاكَ فَاعْلَمْ

(١١) وَكُتُبُ ظَاهِرِ الرِّوَايَاتِ اَتَتْ — سِتًّا وَبِالْاُصُوْلِ اَيْضاً سُمِّيَتْ

(١٢) صَنَّفَهَا مُحَمَّدُ الشَّيْبَانِیْ — حَرَّرَ فِيْهَا الْمَذْهَبَ النُّعْمَانِیْ

(١٣) اَلْجَامِعُ الصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ — وَالسِّيَرُ الْكَبِيْرُ وَالصَّغِيْرُ

(١٤) ثُمَّ الزِّيَادَاتُ مَعَ الْمَبْسُوْطِ — تَوَاتَرَتْ بِالسَّنَدِ الْمَضْبُوْطِ

(١٥) كَذَالَهٗ مَسَائِلُ النَّوَادِرِ — اِسْنَادُهَا فِی الْكُتُبِ غَيْرُ ظَاهِرِ

(١٦) وَبَعْدَهَا مَسَائِلُ النَّوَازِلِ — خَرَّجَهَا الْاَشْيَاخُ بِالدَّلَائِلِ

Scanned by CamScanner

(١٧) وَاشْتَهَرَ الْمَبْسُوطُ بِالْأَصْلِ وَذَا ... لِسَبْقِهِ السِّتَّةَ تَصْنِيفًا كَذَا

(١٨) اَلْجَامِعُ الصَّغِيرُ بَعْدَهُ فَمَا ... فِيهِ عَلَى الْأَصْلِ لِذَا تَقَدَّمَا

(١٩) وَآخِرُ السِّتَّةِ تَصْنِيفًا وَرَد ... اَلسِّيَرُ الْكَبِيرُ فَهُوَ الْمُعْتَمَد

(٢٠) وَيَجْمَعُ السِّتَّ كِتَابُ الْكَافِي ... لِلْحَاكِمِ الشَّهِيدِ فَهُوَ الْكَافِي

(٢١) أَقْوَى شُرُوحِهِ الَّذِي كَالشَّمْسِ ... مَبْسُوطُ شَمْسِ الْأُمَّةِ السَّرْخَسِي

(٢٢) مُعْتَمَدُ النُّقُولِ لَيْسَ يُعْمَل ... بِخُلْفِهِ وَلَيْسَ عَنْهُ يُعْدَل

(٢٣) وَاعْلَمْ بِأَنَّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةْ ... جَاءَتْ رِوَايَاتٌ غَدَتْ مُنِيفَةْ

(٢٤) اِخْتَارَ مِنْهَا بَعْضَهَا وَالْبَاقِي ... يَخْتَارُ مِنْهُ سَائِرُ الرِّفَاقِ

(٢٥) فَلَمْ يَكُنْ لِغَيْرِهِ جَوَابْ ... كَمَا عَلَيْهِ أَقْسَمَ الْأَصْحَابْ

(٢٦) وَحَيْثُ لَمْ يُوجَدْ لَهُ اخْتِيَارْ ... فَقَوْلُ يَعْقُوبَ هُوَ الْمُخْتَارْ

(٢٧) ثُمَّ مُحَمَّدٌ فَقَوْلُهُ الْحَسَن ... ثُمَّ زُفَرٌ وَابْنُ زِيَادٍ الْحَسَن

(٢٨) وَقِيلَ بِالتَّخْيِيرِ فِي فَتْوَاهُ ... إِنْ خَالَفَ الْإِمَامَ صَاحِبَاهُ

(٢٩) وَقِيلَ مَنْ دَلِيلُهُ أَقْوَى رَجَح ... وَذَا لِمُفْتٍ ذِي اجْتِهَادٍ الْأَصَح

(٣٠) فَالْآنَ لَا تَرْجِيحَ بِالدَّلِيلِ ... فَلَيْسَ إِلَّا الْقَوْلُ بِالتَّفْصِيلِ

(٣١) مَا لَمْ يَكُنْ خِلَافُهُ الْمُصَحَّحَا ... فَنَأْخُذُ الَّذِي لَهُمْ قَدْ وَضَحَا

(٣٢) فَإِنَّنَا نَرَاهُمُو قَدْ رَجَّحُوا ... مَقَالَ بَعْضِ صَحْبِهِ وَصَحَّحُوا

(٣٣) مِنْ ذَاكَ مَا قَدْ رَجَّحُوا لِزُفَر ... مَقَالَهُ فِي سَبْعَةٍ وَعَشَر

(٣٤) ثُمَّ إِذَا لَمْ تُوجَدِ الرِّوَايَةْ ... عَنْ عُلَمَائِنَا ذَوِي الدِّرَايَةْ

(٣٥) وَاخْتَلَفَ الَّذِينَ قَدْ تَأَخَّرُوا ... يُرَجَّحُ الَّذِي عَلَيْهِ الْأَكْثَرُ

(٣٦) مِثْلُ الطَّحَاوِيِّ وَأَبِي حَفْصٍ الْكَبِيرِ ... وَأَبَوَيْ جَعْفَرٍ وَاللَّيْثِ الشَّهِيرِ

Scanned by CamScanner

(٣٧) وَحَيْثُ لَمْ تُوجَدْ لِهٰؤُلَاءِ — مَقَالَةٌ وَاحْتِيجَ لِلْإِفْتَاءِ
(٣٨) فَلْيَنْظُرِ الْمُفْتِيْ بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ — وَلْيَخْشَ بَطْشَ رَبِّهِ يَوْمَ الْمَعَادِ
(٣٩) فَلَيْسَ يَجْسُرُ عَلَى الْأَحْكَامِ — سِوَىٰ شَقِيٍّ خَاسِرِ الْمَرَامِ
(٤٠) وَهٰهُنَا ضَوَابِطٌ مُحَرَّرَةٌ — غَدَتْ لَدَىٰ أَهْلِ النُّهَىٰ مُقَرَّرَةً
(٤١) فِيْ كُلِّ أَبْوَابِ الْعِبَادَاتِ رُجِحَ — قَوْلُ الْإِمَامِ مُطْلَقًا مَا لَمْ تَصِحَّ
(٤٢) عَنْهُ رِوَايَةٌ بِهَا الْغَيْرُ أَخَذْ — مِثْلُ تَيَمُّمٍ لِمَنْ تَمْرًا نَبَذْ
(٤٣) وَكُلُّ فَرْعٍ بِالْقَضَا تَعَلَّقَا — قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ فِيْهِ يُنْتَقَىٰ
(٤٤) وَفِيْ مَسَائِلِ ذَوِي الْأَرْحَامِ قَدْ — أَفْتَوْا بِمَا يَقُوْلُهُ مُحَمَّدٌ
(٤٥) وَرَجَّحُوْا اِسْتِحْسَانَهُمْ عَلَى الْقِيَاسِ — إِلَّا مَسَائِلَ وَمَا فِيْهَا الْتِبَاسٌ
(٤٦) وَظَاهِرُ الْمَرْوِيِّ لَيْسَ يُعْدَلُ — عَنْهُ إِلَىٰ خِلَافِهِ إِذْ يُنْقَلُ
(٤٧) لَا يَنْبَغِيْ الْعُدُوْلُ عَنْ دِرَايَةٍ — إِذَا أَتَىٰ بِوَفْقِهَا رِوَايَةٌ
(٤٨) وَكُلُّ قَوْلٍ جَاءَ يَنْفِيْ الْكُفْرَا — عَنْ مُسْلِمٍ وَلَوْ ضَعِيْفًا أَحْرَىٰ
(٤٩) وَكُلُّ مَا رَجَعَ عَنْهُ الْمُجْتَهِدْ — صَارَ كَمَنْسُوْخٍ فَغَيْرُهُ اعْتُمِدْ
(٥٠) وَكُلُّ قَوْلٍ فِيْ الْمُتُوْنِ أُثْبِتَا — فَذَاكَ تَرْجِيْحٌ لَهُ ضِمْنًا أَتَىٰ
(٥١) فَرُجِّحَتْ عَلَى الشُّرُوْحِ وَالشُّرُوْحُ — عَلَى الْفَتَاوِى الْقِدَمِ مِنْ ذَاتِ رُجُوْحٍ
(٥٢) مَا لَمْ يَكُنْ سِوَاهُ لَفْظًا صُحِّحَا — فَالْأَرْجَحُ الَّذِيْ بِهِ قَدْ صُرِّحَا
(٥٣) وَسَابِقُ الْأَقْوَالِ فِيْ الْخَانِيَهْ — وَمُلْتَقَى الْأَبْحُرِ ذُوْ مَزِيَّةٍ
(٥٤) وَفِيْ سِوَاهُمَا اعْتُمِدَ مَا أَخَّرُوْا — دَلِيْلَهُ لِأَنَّهُ الْمُحَرَّرُ
(٥٥) كَمَا هُوَ الْعَادَةُ فِيْ الْهِدَايَةِ — وَنَحْوِهَا لِرَاجِحِ الدِّرَايَةِ
(٥٦) وَكَذَا إِذَا مَا وَاحِدًا قَدْ عَلَّلُوْا — لَهُ وَتَعْلِيْلَ سِوَاهُ أَهْمَلُوْا

Scanned by CamScanner

(٥٧) وَحَيْثُمَا وَجَدْتَ قَوْلَيْنِ وَقَدْ — صُحِّحَ وَاحِدٌ فَذَاكَ الْمُعْتَمَدْ

(٥٨) بِنَحْوِ ذَا الْفَتْوَىٰ عَلَيْهِ الْأَشْبَهْ — وَالْأَظْهَرُ الْمُخْتَارُ ذَا وَالْأَوْجَهْ

(٥٩) أَوِ الصَّحِيحُ وَالْأَصَحُّ آكَدْ — مِنْهُ وَقِيلَ عَكْسُهُ الْمُؤَكَّدْ

(٦٠) كَذَا بِهِ يُفْتَىٰ عَلَيْهِ الْفَتْوَىٰ — وَذَانِ مِنْ جَمِيعِ تِلْكَ أَقْوَىٰ

(٦١) وَإِنْ تَجِدْ تَصْحِيحَ قَوْلَيْنِ وَرَدْ — فَاخْتَرْ لِمَا شِئْتَ فَكُلٌّ مُعْتَمَدْ

(٦٢) إِلَّا إِذَا كَانَا صَحِيحًا وَأَصَحّ — أَوْ قِيلَ ذَا يُفْتَىٰ بِهِ فَقَدْ رَجَحْ

(٦٣) أَوْ كَانَ فِي الْمُتُونِ أَوْ قَوْلَ الْإِمَامْ — أَوْ ظَاهِرَ الْمَرْوِيِّ أَوْ جُلُّ الْعِظَامْ

(٦٤) قَالَ بِهِ أَوْ كَانَ الْإِسْتِحْسَانَا — أَوْ زَادَ لِلْأَوْقَافِ نَفْعًا بَانَا

(٦٥) أَوْ كَانَ ذَا أَوْفَقَ لِلزَّمَانِ — أَوْ كَانَ ذَا أَوْضَحَ فِي الْبُرْهَانِ

(٦٦) هٰذَا إِذَا تَعَارَضَ التَّصْحِيحُ — أَوْ لَمْ يَكُنْ أَصْلًا بِهِ تَصْرِيحُ

(٦٧) فَتَأْخُذُ الَّذِي لَهُ مُرَجِّحُ — مِمَّا عَلِمْتَهُ فَهٰذَا الْأَوْضَحُ

(٦٨) وَاعْمَلْ بِمَفْهُومِ رِوَايَاتٍ أَتَىٰ — مَا لَمْ يُخَالِفْ لِصَرِيحٍ ثَبَتَا

(٦٩) وَالْعُرْفُ فِي الشَّرْعِ لَهُ اعْتِبَارْ — لِذَا عَلَيْهِ الْحُكْمُ قَدْ يُدَارْ

(٧٠) وَلَا يَجُوزُ بِالضَّعِيفِ الْعَمَلْ — وَلَا بِهِ يُجَابُ مَنْ جَاءَ يَسْأَلْ

(٧١) إِلَّا لِعَامِلٍ لَهُ ضَرُورَةْ — أَوْ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ مَشْهُورَةْ

(٧٢) لٰكِنَّمَا الْقَاضِي بِهِ لَا يَقْضِي — وَإِنْ قَضَىٰ فَحُكْمُهُ لَا يَمْضِي

(٧٣) لَا سِيَّمَا قُضَاتُنَا إِذْ قُيِّدُوا — بِرَاجِحِ الْمَذْهَبِ حِينَ قُلِّدُوا

(٧٤) وَتَمَّ مَا نَظَمْتُهُ فِي سِلْكِ — وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ خِتَامُ مِسْكِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام خدا سے کیجئے آغاز کار اپنا جو کار ساز اپنا پروردگار اپنا	۱
حمد و ثنا اسی کی شارع وہی ہے دیں کا محکوم ہم ہیں اس کے حاکم وہی ہمارا	۲
صدہا درود ان پر لاکھوں سلام ان پر جو بندۂ خدا ہیں پیغمبروں کے سرور	۳
ازواج و آل ان کی داخل ہوں رحمتوں میں اصحاب انکے سب ہی شامل ہوں رحمتوں میں	۴
جب تک جہاں میں روشن شمس و قمر ہیں مولا ! ہوتا رہے ہمیشہ ان پر سلام تیرا	۵
خطبہ کے بعد بندہ جو ہے فقیر و مذنب توفیقِ حق کا رب سے ہے ملتجی و طالب	۶

Scanned by CamScanner

۷	رب کریم اس کو تو کامیاب کردے مقصود ہاتھ آئے یوں راہ یاب کردے
۸	"منظومہ" ہے یہ میرا، اک ہار موتیوں کا روشن ہر ایک موتی، لَو لو ہر ایک لالا
۹	اور نام رکھ دیا ہے اس کا "عقودِ مفتی" وابستہ ہی رہے گا جس سے وجود مفتی
۱۰	آغاز ہو رہا ہے مقصود و مدعا کا بحرِ کرم سے اپنے دے فیض میرے داتا
۱۱	عربی رہی یہ اب تک شامی کی رسم مفتی اُردو کی مثنوی ہو رومی کی نظم مفتی
۱۲	مُبدی کا نام لے کر آغازِ مدعا ہو اس کے کرم سے مانگو حسنِ ادا عطا ہو
۱ / ۱۳	یہ بات دل نشیں ہو سب جان لیں ضروری جو حکم دیں ہو راجح، ہو پیروی اسی کی

ترجیح بھی انہیں کی جو اس کے "اہل" ٹھہرا ہیں کون "اہل" اس کے یہ بھی یہاں سمجھ لیں	۲ ۱۴
ہیں پانچ سات طبقے فقہاء کے جہاں لکھے جو ہو مقام ان کا اس پہ ہی ان کو رکھئے	۲ ۱۵
ان میں سے ایک طبقہ ترجیح دے سکے گا جو فیصلہ ہو اس کا وہ ماننا پڑے گا	۲ ۱۶
فتوے میں ہیں مقدم کل چھ کتابیں سنئے! یا چاہے آپ ان کو اصل الاصول کہئے	۳ ۱۷
معروف نام ان کا ہے ظاہر الروایہ استاد نے ہمیں تو عنواں یہی بتایا	۴ ۱۸
ترجیح میں مقدم ہے ظاہرالروایہ اجماعی قاعدہ ہے یہ ماننا پڑے گا	۵ ۱۹
اور ظاہر روایت مفتیٰ بہٖ ہے تب بھی جب قول دوسرا بھی ترجیح سے ہو خالی	۶ ۲۰

۷	اور ظاہر روایت پر مشتمل کتابیں
۲۱	تعداد ان کی چھ ہے بس ان کو آپ مانیں
۸	ابنِ حسن محمدؒ، تلمیذ بو حنیفہؒ
۲۲	ہے یادگار روشن، ان کا یہ کارنامہ
۹	تصنیف کرگئے وہ یہ مذہبی ذخیرہ
۲۳	روشن ہوا ہے جس سے کیسے تھے بو حنیفہؒ
۱۰	یہ چھ کتابیں سب ہی ان کی لکھی ہوئی ہیں
۲۴	مشہور ہیں یہ سب ہی اب نام انکے سن لیں
۱۱	جامع[1] صغیر ان کی، سیر[2] صغیر ان کی
۲۵	جامع[3] کبیر ان کی، سیر[4] کبیر ان کی
۱۲	جامع کبیر میں جب کچھ ہوگیا اضافہ
۲۶	وہ کردیا زیادہ، زیادات[5] نام رکھا
۱۳	اور "اصل" سے مسمّٰی "مبسوط[6]" ہوگئی ہے
۲۷	ہے استناد ایسا مضبوط ہوگئی ہے

۱۴ ۲۸	ان سب کے بعد لکھے کچھ اور بھی "نوادر" جن کی سند کتب سے ہوتی نہیں ہے ظاہر
۱۵ ۲۹	پھر اور کچھ مسائل کہلائے جو "نوازل" ان کے بیاں کئے ہیں "علام" نے دلائل
۱۶ ۳۰	اور مشتہر ہوئی ہے "مبسوط" "اصل" کہہ کر تصنیف تھی یہ پہلی باقی رہیں مؤخر
۱۷ ۳۱	"جامع صغیر" کا ہے پھر اس کے بعد نمبر ترجیح میں مقدم تصنیف میں مؤخر
۱۸ ۳۲	مشہور قاعدہ ہے ترجیح کا مقرر راجح رہے گا ہر دم مضبوط اور مؤخر
۱۹ ۳۳	"سیر کبیر" ان کی تصنیف آخری ہے ہے اعتماد اس پر تضعیف سے بری ہے
۲۰ ۳۴	ان چھ کتب کی "جامع" حاکم کی ایک "کافی" بہر عمل ہے کافی اور بہر جہل شافی

Scanned by CamScanner

٢١ ٣٥	ہے شرحِ شمسِ امت علامہ سرخسیؒ کی سورج کی روشنی کو جو کرگئی ہے پھیکی
٢٢ ٣٦	نقل اس کی معتمد ہے اور واجب العمل ہے جس سے عدول کرنا ممنوع و بے محل ہے
٢٣ ٣٧	اب یہ بھی جان لیجئے بے شک ہے جو حقیقت اقوالِ بو حنیفہؒ منقول ہیں بہ کثرت
٢٤ ٣٨	پھر منتخب کچھ ان کے قولِ امام ٹھہرے اور باقی ہوگئے ہیں منسوب دوسروں سے
٢٥ ٣٩	ہر قول ہے انھیں کا شرکت نہیں کسی کی ان کے تلامذہ نے اس پر قسم بھی کھالی
٢٦ ٤٠	قولِ امام اعظمؒ موجود جب نہ پائیں یعقوبؒ کہہ گئے جو مفتی بہ بنائیں
٢٧ ٤١	اور ان کے بعد نمبر ابن حسنؒ کا رکھیں آخر میں پھر زفرؒ ہیں ابن زیادؒ بھی ہیں

Scanned by CamScanner

۲۷ ۴۲	ترتیب اس طرح سے منقول ہے کتب میں "قیل" کے ساتھ لیکن دو قول اور بھی ہیں
۲۸ ۴۳	تخییر ایک میں ہے مفتی کو وہ جو چاہے جب ہوں امام تنہا، فتوی کسی پہ دیدے
۲۸ ۴۴	قولِ امام پر بھی فتویٰ وہ دے سکے گا یاچاہے "صاحبوں" کے فتوے پہ دیدے فتویٰ
۲۹ ۴۵	اور قول دوسرا ہے مفتی دلیل دیکھے جو قول "اقویٰ" ٹھہرے وہ اختیار کرلے
۲۹ ۴۶	لیکن ہر ایک مفتی یہ کر نہیں سکے گا یہ فیصلہ ہے ایسا جو مجتہد کرے گا
۳۰ ۴۷	مفتی ہیں اب تو ناقل جو مجتہد نہیں ہیں دیکھیں نہ اب دلائل تفصیل گذری دیکھیں
۳۰ ۴۸	قولِ امامؒ جب تک تصحیح کردہ پائیں لازم اسی کو کرلیں، مفتی بہ بنائیں

Scanned by CamScanner

۳۱ ۴۹	ان کے خلاف جب بھی تصحیح ہو میسر ہم بھی یہی کہیں گے فتویٰ ہے اس پہ بہتر
۳۲ ۵۰	ترجیح حق ہے جن کا ان پر نگاہ رکھیں شاگرد کو کہیں وہ ترجیح دے گئے ہیں
۳۳ ۵۱	ہیں سترہ ۱۷ مسائل جن کے زفرؒ ہیں قائل اقویٰ ہیں بِالدّلائل یہ سارے ہی مسائل
۳۳ ۵۲	ترجیح جن کا حق ہے ترجیح وہ ہی دیں گے ہم سب تو ہیں مقلد بس پیروی کریں گے
۳۳ ۵۳	شاگرد کو یہاں وہ ترجیح دے گئے ہیں کرنا تھا ان کو جو کچھ کر کے چلے گئے ہیں
۳۳ ۵۴	اس اہلیت سے خالی اب بیشتر ہیں مفتی فتویٰ ہی نقل کردیں اتنا ہی ان کو کافی
۳۴ ۵۵	پھر ہم اگر نہ پائیں کوئی روایت ایسی جو صاحبِ درایت اعلامؒ سے ہو مروی

۳۵ ۵۶	ہو بعد کے مشائخ میں اختلاف پیدا اکثر کے قول پر تب مبنی رہے گا فتویٰ
۳۶ ۵۷	اعلام ذو درایہ ہیں کون سے اکابر کچھ نام انکے سن لیں مطلب ہو جس سے ظاہر
۳۶ ۵۸	حفص کبیرؒ و جعفرؒ بولیثؒ اور طحاویؒ خصافؒ اور کرخیؒ حلوانیؒ اور سرخسیؒ
۳۷ ۵۹	ان کا بھی قول کوئی، پائے اگر نہ مفتی سر آپڑی ہے مشکل، مفتی اسیرِ سختی
۳۸ ۶۰	مفتی کو ہے یہ لازم وہ غور و فکر کر لے سوچے کہ رب ہمارا ہم کو کہیں نہ پکڑے
۳۹ ۶۱	فتوے میں ہو دلیری یہ کام ہے شقی کا پرسش سے ڈرتے رہنا شیوہ ہے متقی کا
۴۰ ۶۲	معدودے ضابطے بھی لکھتے ہیں اب یہاں پر دین و خرد نے جن کو ہم پر کیا مقرر

Scanned by CamScanner

۴۱ ۶۳	احکام کا تعلق گر ہے عباداتوں سے قولِ امامؒ کو تب ترجیح آپ دیں گے
۴۱ ۶۴	لیکن یہ شرط بھی ہے جو آپ یاد رکھیں اس کے خلاف ان سے منقول کچھ نہ پائیں
۴۲ ۶۵	ہو جائے ان سے ثابت گر کوئی قول ایسا منسوبِ غیر ہوکر کہلایا قول اس کا
۴۲ ۶۶	یہ قول فی الحقیقہ قولِ امامؒ ہوگا ظاہر میں دوسرے کا گو اس میں نام ہوگا
۴۳ ۶۷	جن مسئلوں کا ہوگا "امرقضا" سے رشتہ ان میں تو بس چلے گا یعقوبؒ ہی کا فتویٰ
۴۴ ۶۸	ارحام[1] کی بٹے گی میراث کس طرح سے ہیں معتبر بس اس میں ابنِ حسنؒ کے فتوے
۴۵ ۶۹	ترکِ "قیاس" کرکے "مُستَحسَن" ہی کو لیجئے کچھ مسئلے ہیں ایسے جن میں خلاف کیجئے

[1] ذوی الارحام

Scanned by CamScanner

۴۵	مشہور مسئلے ہیں، بے التباس کہیئے
۷۰	معقول بھی ہیں ایسے تحت القیاس کہیئے
۴۶	بس ظاہر الروایہ ہی لائق عمل ہے
۷۱	جس کے مقابلے میں ہر نقل بے دخل ہے
۴۷	معقول ہے درایت وابستۂ روایت
۷۲	اس کو نہ چھوڑیں ہرگز کہتی ہے یہ درایت
۴۸	اور ایسا قول جس سے منفی ہو کفر مسلم
۷۳	گو وہ ضعیف تر ہو تسلیم کرلے عالم
۴۸	فتوی نہ کفر کا دے روکے زباں کو اپنی
۷۴	جو کہہ گئے مشائخ مانے ہر ایک مفتی
۴۹	فتوے سے مجتہد جب اپنے رجوع کرلے
۷۵	مرجوع فیصلہ کو منسوخ ہی وہ مانے
۵۰	مذکورِ متن ہونا تصحیح ہے مسلّم
۷۶	اس پہلو سے ہوئی ہیں شرحوں پہ یہ مقدم

Scanned by CamScanner

متن اور شروح و فتویٰ ترتیب ان میں رکھیں متن آپ پہلے دیکھیں پھر شرح و فتوے دیکھیں	۵۱ ۷۷
"تصحیح متن" کو بھی ضمنی ہی آپ جانیں جب ہو کہیں "مصرح" تقدیم اس کی چاہیں	۵۲ ۷۸
فتوے کی جو کتب ہیں معمول ان کا یہ ہے لکھتے ہیں "خانیہ" میں مفتیٰ بہ کو پہلے	۵۳ ۷۹
حلبیؒ کا ملتقیٰ میں معمول بھی یہی ہے مفتیٰ بہ جو ہوگا لکھیں گے اس کو پہلے	۵۳ ۸۰
ان دو کے ماسویٰ ہیں فتوے کی جو کتابیں معمول ان کتب کا ہے مختلف یہ سمجھیں	۵۴ ۸۱
کرتے ہیں وہ مدلل آخر میں معتمد کو ایسی کتب میں فتویٰ آخر کے قول پر ہو	۵۴ ۸۲
تنقیح اس طرح سے ہو جاتی ہے نمایاں اور بات کا سمجھنا ہوتا ہے سب کو آساں	۵۴ ۸۳

Scanned by CamScanner

کاسانیؒ مرغینانیؒ کا ہے یہی طریقہ مختار قول ان کا آخر ہی میں رہے گا	٥٥ ٨٤
اور ہوتا ہے کبھی یہ کرتے ہیں وہ مدلل بس قول معتمد کو باقی کو کرکے مہمل	٥٦ ٨٥
اور ہوں اگر کہیں پر دو قول مسئلے میں تصحیح والا جو ہو فتویٰ اسی پہ دیدیں	٥٧ ٨٦
تصحیح کے مقرر الفاظ بھی تو سن لیں اور ان کا فرق باہم اچھی طرح سے سمجھیں	٥٨ ٨٧
اس ”قول پر ہے فتویٰ“ یہ قول حق سے ”اشبہ“ یہ قول تو ہے ”اظہر“، ”مختار“ یہ، یہ ”اوجہ“	٥٨ ٨٨
”یہ ہے صحیح“ لکھیں یا ”یہ اَصح ہے“ لکھیں اور ہے ”اَصح“ مؤکد یہ بھی یہیں سمجھ لیں	٥٩ ٨٩
یہ بھی کہا گیا ہے جس کو ”صحیح“ لکھیں ہے وہ ”اصح“ سے بہتر فتویٰ اسی پہ دیدیں	٥٩ ٩٠

Scanned by CamScanner

۶۰	تصحیح کیلئے ہے لکھنا "علیہ فتویٰ" (الفتویٰ علیہ)
۹۱	پہلے بـــہ لکھا ہو یـــفتـــیٰ کا پھر ہو فقرہ (بہٖ یفتیٰ)
۶۱	دو قول کی کہیں پر تصحیح آپ دیکھیں
۹۲	دونوں ہی معتمد ہیں فتویٰ کسی پہ دیدیں
۶۲	یا ایک تو "اَصح" ہو اور دوسرا "صحیح" ہو
۹۳	یہ بحث ہو چکی ہے پھر اس کو یاد کرلو
۶۳	یا جب کسی کے حق میں "یفتیٰ بہٖ" بھی کہدیں
۹۴	"ترجیح" اب اسی کی ہے بالیقین جانیں
۶۳	وہ قول بھی جو ان کا "مذکورِ متن" نکلے
۹۵	اور ایک قول وہ جو "قولِ امامؒ" ٹھہرے
۶۳	یا ایک قول ان میں ہو "ظاہر الروایہ"
۹۶	یا پھر بڑوں نے ہم کو وہ قول ہو بتایا
۶۴	یا قول وہ جو ٹھہرے استحسان کا نتیجہ
۹۷	یا وقف کے لئے ہو وہ قول فائدے کا

Scanned by CamScanner

۶۵ ۹۸	یا قول وہ زمانے کے حسبِ حال ٹھہرے یا قول وہ درایت میں سب سے بڑھ کے نکلے
۶۶ ۹۹	یہ جب ہے جب تعارض تصحیح میں کہیں ہو یا جب ہے جبکہ کوئی تصریح ہی نہیں ہو
۶۷ ۱۰۰	اب آپ قول وہ لیں ترجیح جس کی دیکھیں کل دس وجوہ ترجیح یہ تھیں جو پڑھ چکے ہیں
۶۸ ۱۰۱	ہر قول کا مخالف مفہوم جو بھی نکلے حکم صریح کوئی ٹکرائے جب نہ اس سے
۶۸ ۱۰۲	وہ قابلِ عمل ہے یہ بات یاد رکھئے یہ نص میں ناروا ہے پھر اس سے باز رہئے
۶۹ ۱۰۳	اور عرف کا شریعت ہے اعتبار کرتی اور حکم کا کبھی تو اس پر مدار رکھتی
۷۰ ۱۰۴	قولِ ضعیف جو ہو اس پر عمل نہ کیجئے جو آئے پوچھنے کو وہ بے جواب لوٹے

Scanned by CamScanner

۷۱ ۱۰۵	لیکن اگر ہو کوئی مجبور بالضرورہ یا ایسا کوئی مفتی ہو معرفت میں شہرہ
۷۱ ۱۰۶	ان کو عمل ہے جائز قولِ ضعیف پر بھی مجبوری اور ضرورت ہوتی ہے معتبر بھی
۷۲ ۱۰۷	قاضی کو ناروا ہے اس پر وہ فیصلہ دے گر فیصلہ وہ کردے وہ غیر معتبر ہے
۷۳ ۱۰۸	اور خاص کر جو قاضی ہم عہد ہیں ہمارے جو عہد کرچکے ہیں پابند ہیں یہ اس کے
۷۴ ۱۰۹	موتی پرو چکا میں جو کچھ بھی تھے پرونے اے رب ہے شکر تیرا توفیق دی جو تونے
۱۱۰	رومؔی نے "نظم مفتی" بارہ دنوں میں لکھی ہر بات قیمتی ہے اور کہنے والا "مفتیؔ[۱]"
۱۱۱	شکر خدا زباں سے رومؔی ادا ہو کیسے کہدو زبان خامہ عجز و قصور لکھدے

[۱] مفت ملنے والا بے قیمت

احساس ذمہ داری، فکر آخرت اور مفتیان کرام کے لئے

لمحہ فکریہ

حضرت امام محمد بن الحسن الشیبانی علیہ الرحمۃ سے کسی شخص نے دریافت کیا، کہ حضرت کیا بات ہے ہر وقت نہایت درجہ فکرمند اور غمگین رہا کرتے ہیں؟ حضرت امام محمدؒ نے اس کے سوال کا نہایت بلیغ و موثر یہ جواب دیا کہ میرے بھائی تم ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا پوچھ رہے ہو جس کی گردن کو لوگوں نے پل بنا لیا ہو اور اس پر سے گذر رہے ہوں (ماذا تسئلون عن رجل جعل الناس عنقه قنطرة يمرون عليها)

قطعہ ذیل میں اسی سوال و جواب اور اس سے اخذ ہونے والے درس عبرت کو نظم کیا گیا ہے۔

ابن حسن امام محمدؒ سے ایک دن — پوچھا کسی نے آپ کو حضرت یہ کیا ہوا؟
چہرہ پہ نام کو بھی بشاشت نہیں ہے کیوں — ہر وقت اترا رہتا ہے جو چہرہ آپ کا
اب پڑھنے والے سوچیں ذرا اس مقام پر — حضرت نے کیا جواب اسے مرحمت کیا
گنوائیں کیا امام نے کچھ گھر کی الجھنیں — یا تنگئ معاش کا اس سے گلہ کیا
یہ کچھ نہیں ہوا جو ہوا غور سے سنیں — اور آبِ زر سے لکھ لیں اسے جو کہا گیا
سُن کر سوال سوچ میں وہ جیسے پڑ گیے — اور فکر و غم کے لہجے میں ارشاد یہ ہوا
کیا پوچھتے ہیں آپ مرا غم ہے کس لئے — کیسے بتاؤں میں کہ مری وجہ غم ہے کیا
خود سوچئے کہ میری یہ گردن بنی ہے پُل — لوگوں نے اس کو راستہ اپنا بنا لیا
وہ مانتے ہیں فتوے مرے اعتماد پر — اب ذمہ داران کے عمل کا تو میں بنا
ان سب کا بوجھ کیسے سنبھالے یہ ناتواں — ہے خوفِ آخرت تو خوشی کا مقام کیا
اے کاش آج اسوہ بنائیں اسی کو ہم — پیشِ نظر ہمیشہ رہے مرضئ خدا
ملحوظ عاقبت کی رہے ہم کو باز پرس — ہر دم ہمارے دل میں رہے خوف حشر کا

عبد القدوس رومیؒ (مفتی شہر آگرہ)

علمائے دیوبند کی تعریف

وہ دیناً[1] مسلم، مذہباً[2] اہل السنۃ والجماعۃ، کلاماً[3] ماتریدی، مسلکاً[4] حنفی، مشرباً[5] صوفی
فکراً[6] ولی اللہی، اصولاً[7] قاسمی، فروعاً[8] رشیدی، بیاناً[9] یعقوبی اور نسبتاً[10] دیوبندی ہیں

"تلك عشرةٌ كاملةٌ"

(از: حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبندیؒ)

فقہائے دیوبند کے مصداق

۱۔ فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ ۲۔ فقیہ محدث حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی
۳۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

(از: مفتی عبدالقدوس صاحب رومی دامت برکاتہم)

مظاہر علوم کا مسلک و مشرب

"مدرسہ مسلک اہل سنت و جماعت حنفیت و چشتیت ہے" اور اس کا مشرب فکر و مزاج وہ ہے جو امام الاصول حجۃ الاسلام حضرت مولانا نانوتویؒ امام الفروع فقیہ النفس حضرت مولانا گنگوہی، حضرت مولانا انبیٹھویؒ اور جامع الاصول والفروع حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس اللہ اسرارہم کی کتابوں (اعتقادی و فقہی تصریحات) سے ظاہر ہوتا ہے

مجد القدوس خبیب رومی
مفتی مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

فیضانِ حضرت گنگوہی رح

DESIGNED BY CRESCENT COMPUTERS, DEOBAND, PH: 01336-23183

Scanned by CamScanner